

اسٹاک ایکسچینج میں انویسٹ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا اسٹاک ایکسچینج میں انویسٹ کرنا شرعی لحاظ سے جائز ہے؟ اور اس میں کن چیزوں کو مد نظر رکھنا ہوگا؟

جواب

اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق پیسے لگانا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے، خواہ اپنی رقم بروکر کے سپرد کی جائے کہ وہ آپ کے لیے شیئرز کی خرید و فروخت کرے یا آپ خود شیئرز کا لین دین کریں؛ اس لیے کہ اسٹاک مارکیٹ کے موجودہ نظام میں حصص (Shares) کے معاملات عمومی طور پر سود اور دیگر فاسد عقود سے خالی نہیں، چاہے صراحتاً ہوں جیسے ترجیحی حصص (Preferred Shares) میں یا ضمناً ہوں جیسے عام حصص (Common Shares) میں، اور شریعت کی رو سے سود قطعی طور پر حرام اور سخت گناہ ہے اور دیگر متعدد عقود بھی گناہ ہیں، لہذا ایسے کسی کام میں پڑنے کی ہرگز اجازت نہیں جس سے آدمی سود لینے دینے یا دیگر عقود فاسدہ کی آفت میں گرفتار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔“ (پارہ 3، سورۃ البقرہ 2، آیت 275)

صحیح مسلم، سنن الکبریٰ للبیہقی، جمع الجوامع، مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ میں ہے: ”عن جابر قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال: هم سواء“ ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی، اور ارشاد فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (صحیح المسلم، کتاب البیوع، باب لعن آكل الربا وموكله، جلد 5، صفحہ 50، حدیث 1598، دار الطباعة العامرة، ترکیا)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”ان اقراض نوط عشرة و شرط ان يرد المستقرض اثنتی عشرة ربية او احدى عشرة او عشرة وقطعة مثلاً حالاً او مالاً منجماً او غیر منجماً فهذا حرام وربا قطعاً لانه قرض جرنفعاً وقد قال سيدنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كل قرض جرنفعة فهو ربا، رواه الحارث بن ابی اسامة عن امير المؤمنين على كرم الله تعالى وجهه“ ترجمہ: اگر کوئی شخص دس روپے قرض دے اور یہ شرط کر لے کہ قرض

لینے والا بارہ روپے، یا گیارہ روپے، یا دس روپے کے ساتھ مثلاً کچھ آنے اور لوٹانے گا، خواہ ابھی یا کچھ مدت بعد، قسط بندی سے یا بلا قسط، تو یہ حرام اور قطعی سود ہے؛ کیونکہ یہ ایسا قرض ہے جس نے نفع کھینچا۔ حالانکہ بلاشبہ ہمارے سردار رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر وہ قرض جو کوئی نفع کھینچ کر لائے تو وہ سود ہے۔" اس حدیث کو حارث بن ابی اسامہ نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 17، صفحہ 493-494، رضا فاؤنڈیشن، لاہور) سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: "بربنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقاً سود و حرام ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 25، صفحہ 223، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: "کسی کمپنی کے شیئرز خریدنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس کمپنی کے ایک حصہ کو خرید لیا ہے اور آپ اس حصہ کے مالک ہو گئے اور وہ کمپنی جو جائز و ناجائز کام کرے گی، اس میں آپ بھی حصہ دار ہوں گے۔ جتنی کمپنیاں قائم ہوتی ہیں وہ اپنے شیئرز کے اعلان کے ساتھ مکمل تفصیلات بھی شائع کر دیتی ہیں کہ یہ کمپنی کتنے سرمایہ سے قائم کی جائے گی، اس میں غیر ملکی سرمایہ کتنا ہوگا اور ملکی قرضہ کتنا ہوگا اور کمپنی قائم کرنے والے اپنا کتنا سرمایہ لگائیں گے اور کتنے سرمایہ کے شیئرز فروخت کیے جائیں گے، لہذا شیئرز خریدنے والا اس سود کے لین دین میں شریک ہو جائے گا۔ جس طرح سود لینا حرام ہے اسی طرح سود دینا بھی حرام ہے تو وہ شیئرز خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کے علاوہ شیئرز مارکیٹ میں عام طور پر سٹہ ہوتا ہے، جو جو ہے اور وہ بھی حرام ہے۔" (وقار الفتاویٰ، جلد 1، صفحہ 234، بزم وقار الدین، کراچی)

فقہی ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1423ھ/2001ء) لکھتے ہیں: "اپنا شیئرز دوسرے سے بیچنا یا دوسرے کا شیئرز خریدنا حرام ہے، ہرگز جائز نہیں۔... شیئرز کا بیچنا خریدنا اس لیے بھی جائز نہیں کہ اس طرح کی کمپنیاں نقصان کی صورت میں حصہ داروں (شیئرز ہولڈرز) کی پوری رقم ضبط کر لیتی ہیں یا ان کے سرمایہ سے سودی قرض ادا کرتی ہیں جو شرعاً ناجائز ہے، لہذا شیئرز کی خرید و فروخت کے ذریعہ یا کسی اور طریقہ سے (ایسی) کمپنی میں شریک ہونا حرام و گناہ ہے، اس لیے حکم دیا جاتا ہے کہ مسلمان ہرگز ہرگز کمپنی کی شرکت قبول نہ کریں۔" (فتاویٰ فقہی ملت، جلد 2، صفحہ 196-197، شبیر برادرز، لاہور)

مجلس شرعی کے فیصلے جلد اول میں ہے: "محدودہ حصص کمپنی کی سرمایہ کاری کی بنیاد تین امور پر ہے: (۱) ترجیحی حصص (۲) قرض تمسکات (۳) مساواتی حصص۔ اس پر سیمینار کا اتفاق ہے کہ ترجیحی حصص سرمایہ قرض ہیں جن پر ملنے والا نفع سود ہے، اس لیے ان حصص کے ذریعہ سرمایہ کاری حرام ہے۔ یہی صورت قرض تمسکات میں بھی ہوتی ہے، اس لیے ان کے ذریعے بھی سرمایہ کاری حرام ہے۔" نیز کچھ آگے فیصلے میں ہے: "مساواتی حصص کے ذریعے سرمایہ کاری عقود فاسدہ و ربا کے دخل کی وجہ سے ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم" (مجلس شرعی کے فیصلے، جلد 1، صفحہ 140 و 144، مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور)

نوٹ: اسٹاک ایکسچینج اور شیئرز کی خرید و فروخت کے حوالے سے طریقہ کار اور شرعی حکم کی تفصیلات جاننے کے لیے دارالافتاء اہلسنت کے تفصیلی فتویٰ شیئرز کے کاروبار کا حکم کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجيب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-1260

تاریخ اجراء: 25 محرم الحرام 1448ھ / 11 جولائی 2026ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net